سوال

(488)جماعت سازی اور تنظیم سازی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ملک میں بہت سی دینی جماعتیں اور تنظیمیں ہیں مثلاً جمعیت اہل حدیث غرباء اہل حدیث حزب اللہ مرکزالدعوۃ والارشاد ،جماعت المسلمین مرکزی جمعیت اہل حدیث ،اشاعۃالتوحیدوالسنۃ (عبدالسلام رستمی) وغیرہ۔

(1)ان کی جماعت سازی اور تنظیم سازی کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

(2)ان جماعتوں اور تنظیموں کے امیر کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

(3)خلافت اسلامیہ کے احیاء کےلیے انفرادی دعوت وجہاد کرنا چاہیے یا کسی تنظیم کے ساتھ مل کر کوشش کی جائے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

(1)۔۔۔مختلف ناموں سےجماعت بندی اور تنظیم سازی میں شرعاً کوئی حرج نہیں بشرطیکہ مقصود صرف دعوت الی اللہ اور کسی نہ کسی انداز میں دین کی خدمت ہوناموں سے کوئی فرق نہیں۔ صحیح بخاری میں حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اكتبوالی من لی تلفظ بالاسلام من الناس فكتبنا له الفا و خمسمائة رجل» صحیح البخاري كتاب الجهاد باب كتابة الامام الناس (3060) (باب كتاب الامام الناس)

"مجھے مسلمانوں کے نام لکھ کردو تو ہم نے پندرہ سو آدمیوں کے نام لکھ کردیئے۔"حدیث ہذا تنظیم سازی کے جواز کی دلیل ہے۔

(2)۔۔۔ان جماعتوں اور تنظیموں کے امیر کی حیثیت سفری امیر جیسی ہے نہ کہ "امیر المومنین" جیسی جہاں وہ اپنی حدود میں شریعت کا نفاذ کرتا ہے۔

(3)۔۔۔اسلامی خلافت کے احیاء کےلیے انفرادی جدوجہد کی بجائے زیادہ بہتر یہ ہے کہ اقرب الی الحق تنظیم کے ساتھ مل کر کوشش کی جائے۔ مثل مشہور ہے ایک اور ایک دو ۔گیارہ۔

هذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص773

محدث فتویٰ